

الحسن والحسين سيدى شباب اهل الجنة

بیاض نوحه جات جدید  
موسوم بہ

سپیل غم

و نام تاریخی

غم جگر سوز

مصنفہ اسم برخاتمہ المتخلص ذاکرہ  
بنت حکیم سید یوسف علی صاحب یوسف بلگرامی  
والہیکہ سید علی محمد صاحب رضوی ابراہیم آبادی ڈرائنگ ماسٹر  
گورنمنٹ ہائی اسکول ہردوئی و تلمیذ جناب حکیم سید  
تجمل حسین صاحب طاہر رضوی بلگرامی عم خود سکنہ  
قصبہ بلگرام ضلع ہردوئی اودھ۔

باہتمام کیری داس سیٹھ پرنٹڈ

مطبع فشی نوکشور لکھنؤ میں چھپی

# ویباچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰهُمَّ بِرَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ الطَّيِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ اَمِّیْنٍ وَتَعْنَةِ السَّيِّدِ عَلٰی  
اَعْدَاۤءِہُمْ جَمِیْعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ط۔ انا بعد بیچیدان حقیرہ و عاجزہ المتخلص بہ ذاکرہ  
و غیر معظّم و محترم و واجد و الکرّم جناب حکیم سید دوست علی صاحب قبلہ رضوی بلگرامی مکرّم العالی  
تکمیدہ جناب حکیم کرم ذوالجود و الکرّم محمد آداب ظلت آب تقدس انساب عالم علوم حکمت کنجینہ  
کیاست و فراست الکرّم اقلیم نصاحت و بلاغت یکہ تاز میدان سخوری رنگ افرازی  
عرفی و انوری قبلہ الکوین جناب حکیم سید تجل حسین صاحب قبلہ رضوی بلگرامی المتخلص بہ طاہر  
ادام اللہ ظہم و زاد اللہ فضلہ عرض برداشتہ ہے کہ غم امام مظلوم کر بلا فیکر راہ خدا سید مظلّمین  
پسرفاخر بدوین جناب امام حسین علیہ تحیّۃ واللّٰہ کا یا دولانا اور خود رونایا دوسروں کو رُلانا  
موافق حدیث من علی علیّ الحسین و ابی اویس کی فوہیت لہ الجنتہ باعث مغفرت و زاد راہ آخرت  
بومنین و مہنات ہے۔ پس بظہر انساب ثواب جمیل و اجر جزیل بیاصل ہذا الموصومہ سیل غم نام  
حار سخی غم جگر سوز من تصنیف حقیرہ و عاجزہ ارباب علم فہم و خواہم ان قومی و دینی کے روبر  
پیش کیجائی ہے۔ اس عاجزہ کو کوئی دعویٰ سخندانہ حقیر۔ ہر من نے نظر کیا ہے وہ بظہر نو  
ہے یا عیوب و غم شاعری سے میری یہ تاہیز تصنیف پاک و صاف ہے۔ کیونکر ہو سکتا ہے کہ فعل  
انسانی جلہ عیوب و نقائص سے پاک و صاف ہو بجز فعل ذات ایزدی عزاسمہ کہ حسین کی طرح کا  
سقم عائد ہی نہیں ہو سکتا جب انسان کے متعلق یہ ارشاد ہے کہ "الانسان مرف من الخطا والنسایان"  
تو بجز فعل انسانی کسی لغزش سے خالی ہی نہیں ہو سکتا۔ لہذا اگر کوئی نقص مستقر بیاصل ہذا میں  
نظر ارباب فہم و تکتہ دانان سخن کے نزدیک قابل گرفت ہو تو اسکی دامن عنایت سے عیب پوشی و لغزش  
طشت از یام نکرین۔ صرف حصول ثواب کی غرض سے واقعات مصائب کہ بلا کو نظر کر دیا  
ہے انہما سخندانہ مقصود نہیں۔ رونا رُلانا منظور خود داخل ثواب ہونا اور دیگر مجاہدات  
طہر اسلام کو داخل ثواب کرنا مقصود۔ چھکو اس امر کا اظہار کرتے ہوئے نہایت درجہ افسوس  
ہے کہ مجموعہ ہذا میری حسب خواہش دلی تمکین کو نہ پہونچا اور اشتاعت بھی بہ دیر ہوئی جسکی  
وجہ یہ ہوئی کہ میری جھوٹی اہم تعظیم فاطمہ مرحومہ جو کہ چھکو از حد عزتہ اور میری دہشتگاہ  
ذریعہ اور تقویت دل کا باعث تھی۔ مفتاً بتلائے حرفی طلوعون جو کہ انصافاً منظور ہے  
کو راہی گلشن جنت ہوئی۔ انا لیلہ وانا لیلہ راہ جنون۔ اس صدمہ چانکاہ سے میں نہایت مل

و دماغ و اختلاج قلب میں ایسی مبتلا ہوئی کہ خیال قلم میں یوما فیوما ضعف ہوتا گیا حتیٰ کہ  
 قوت باخیا رسید کہ بعد انتقال ہمیشہ مرحومہ ایک مصحح بھی موزون نہ ہو سکا اور یہ مجموعہ  
 بھی اوراق پریشان کی صورت میں بڑا تھا اور غڈائے کرم بنا ہوا تھا کہ ایک روز  
 خیال پیدا ہوا کہ اگر یہ مجموعہ کتاب کی صورت میں شائع ہو جائے تو مجھ عاصی کی کشش کا  
 باعث ہو اور دیگر مومنین و مومنات بھی متشابہ ہوں۔ چنانچہ وہ اوراق پریشان جو کہ  
 اب کتابی صورت میں تدریساظرین و خواہران دینی و قومی کیے جاتے ہیں صرف قبلہ کوئین  
 جناب والدہ ماجدہ صاحبہ قبلہ موصوفہ الصدر کی سعی تبلیغ کا نتیجہ ہے ورنہ مجھ ایسی راگنہ خواہ  
 سے ایسے امر کی تکمیل و اشاعت غیر ممکن تھی۔ میں اپنی قومی و دینی بہنوں و دیگر مومنین  
 یا محکمین سے اس امر کی مستدعی ہوں کہ بعد ختم مجلس و ماتم مجھ عاجزہ کی ہمیشہ مرحومہ کو  
 سورہ فاتحہ سے فراموش نفرمائیں اور خود بھی ثواب اربین حاصل کریں۔ یہی اصرار ہذا میں  
 شہادت پیغمبر خدا شفیع روز جزا جناب محمد مصطفیٰ اصلی الشہ علیہ وآلہ وسلم سے تاربعین  
 جناب سید الشہدا مظلوم کربلا علیہ السلام و شتم ماہ ربیع الاول فوجہ جات مسلسل حتیٰ الامکان  
 صحیح کیے گئے ہیں۔ اُمید ہے کہ میری لائق دینی و قومی بہنوں کو نوہ خوانی میں اب کوئی وقت  
 بوقت نوہ خوانی نہ ہوگی کیونکہ جن اوقات میں جن فوجہ جات کی ضرورت لاحق رہتی ہے اور  
 دیگر بیاضات میں اُن کا اہتمام مد نظر نہیں رکھا گیا ہے۔ وہ سب بیاض ہذا میں موجود ہیں  
 اور اُن کے تسلسل کا اہتمام خاص طور پر مد نظر رکھا گیا ہے۔ آخر میں یہ عاجزہ دست بستہ  
 اس امر کی متمسک ہے کہ بعد ختم مجلس و ماتم میری لائق قومی و دینی بہنیں اس عاجزہ کو  
 بھی دعائے خیر سے فراموش نفرمائیں گی۔ اِنَّ الشَّاهِدَ لَا يَضِيعُ اَجْرُ الْمُحْسِنِينَ۔ فقط۔

رقیبہ خاکسارہ و عاجزہ ذاکرہ  
 اختر حکیم سید یوسف علی صاحب قبلہ رضوی  
 ایکڑ اسی ساکنی محلہ گنٹھہ قصبہ بلگرام  
 (ضلع ہردوئی)۔

مورخہ ۱۸۔ شوال المکرم ۱۳۷۵ھ  
 مطابق ۲۸۔ جولائی ۱۹۵۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 شہر کا آج شہر میں گنگھ گنگھ کر گئے ہائے رعلت پیچیدہ  
 آسمان و زمین کو بجز زندہ جان ملک کر رہا دے کہ وہ  
 غلامین آج برپا ہے خوش کر گئے ہائے رعلت پیچیدہ  
 بنت احمد کے یمن بین مردم لاش کے ہو قصود پیچیدہ  
 مگر کی کیوں نہ پہلے یہ مضطر کر گئے ہائے رعلت پیچیدہ  
 بابا خطیب پیر کو سدھارے اب جیون گلین کیلے سہائے  
 زندگی شان پہ جھکودم بھر کر گئے ہائے رعلت پیچیدہ  
 غش پیران کے ست لاش پیچیدہ پیران پیران پیران  
 کون چھاتی لگا سے بجا کر گئے ہائے رعلت پیچیدہ

کون پاس سنا پیچیدہ بلائے اور زانو پہ اپنے بھائے  
 کون علم کر پڑا آج ہم پر کر گئے ہائے رعلت پیچیدہ  
 داکرہ اب تو خاموش ہو جا ہے لاکھوں کی فضا پیچیدہ  
 مومنین در پہ پیران ہو کر گئے ہائے رعلت پیچیدہ  
 کون نے کیا لاش مٹو پہ یہ رو کر اسے بابا پیچیدہ  
 تم مرنے زندہ رہی روئے کو یہ دفتر اسے بابا پیچیدہ  
 کون کرے گا فریادے بابا  
 کون چیریں امین وحی نہ لائیں گے کسی پر اسے بابا پیچیدہ



زمین کا نبی ہلا عرش منظم ذا کرہ اُسرہ  
کما زہرانے جب رو کرے بابا بے بابا

نوحہ

زینبؑ نے کہا مگر کینا توں کیا فریاد ہو یا زینبؑ  
صد حیف کہ دنیا میں کبھی حسینؑ بیاہتا ستے رلایا  
تار نہیں تھتا جو نہ کم ہوتی کرقت فریاد ہو یا زینبؑ  
کچھ جرج کا شکوہ جو نہ قسمت کی تنگدستی فریاد ہو یا زینبؑ  
اب کون ہیں پیار بھائی سے لگائے پاس اپنے بھائی

کیا شرح ہو لے ذکرہ ابنِ فزعم کی زینبؑ المکی  
لب پر تھے ہی بین ہی ذکر و کایت فریاد ہے یارب

نوحہ

روئے لاشہ زینبؑ بکری مجھ کا آنا گئے سے لگا لو  
تیند کیسی ہو کچھ منہ سے بولی تھی تو ان کھین کھو  
کون سینے سے بٹکے لگائے پیار پاس اپنے بھائی  
ہر طرف ایک دم گری ہو نام کھنڈ عرشِ جہنم رسی بجا  
ایسے بابا کو رہا بھی بھولوں آج کس تہمت پر تھیں زینبؑ  
جائے تھیں جیت لڑن میں دیکھ اپنے باجے عزمین

زینبؑ کے نام کے لکھن کیا ذکرہ کہ ہی تھی وہ دیکھا  
کس طرف جاؤں میں عزم کی بار بار مجھ کو آنا گئے سے لگا لو

## نوح

<p>جنت میں گئیں آپ بہن بھڑکے کونے بنتِ پیغمبر اس غم میں یہ کوہِ الم کو تار و پیر اسے بنتِ پیغمبر رنج و غم و تکلیف کا درد ہوئے ہیر اسے بنتِ پیغمبر یتیم بہن سینے سے لگا لپٹے اٹھکے بنتِ پیغمبر اور آپ تسلی انھیں حج میں اٹھکے بنتِ پیغمبر سچتی بہن نیت و کلمہ ہمہ لکھ کر اسے بنتِ پیغمبر</p>	<p>حشرین جان کرتے تھے یوں لاش کا بولے بنتِ پیغمبر اب لے گا جبر کوئی تار می محو شام اور دیو کا آرام سب احسا آرام گیا آپ کے ہر ازلے اور ذبحاہ - نشد ورا اٹھکے تسلی بہن دیکھے اور پیرا بھی کیجے غش آیا ہے کلمہ کو زینتِ بے غلے سرے والے مقدر اب پیاسے پاس اپنے بہن کوں بلا گئے سے لگا</p>
---	--

خدمت کے لیے پاس بہن کو مری رکھنا پیغمبر کا مقدر  
ہے ذاکرہ کی عرض ہی آپ سے رو کر لے بنتِ پیغمبر

## نوح

<p>اب تیا ہی اسے گھر پر آئی ابین مجھ نے حیدر کو مارا بجھ کو دینا نہیں کچھ دکھائی ابین مجھ نے حیدر کو مارا خون کی مسجد میں ہی بسائی ابین مجھ نے حیدر کو مارا کیسی صبح انیسویں شب کی آئی ابین مجھ نے حیدر کو مارا جلو مسجد میں اب جلد بھائی ابین مجھ نے حیدر کو مارا ہر طرف اک داسی بچھائی ابین مجھ نے حیدر کو مارا</p>	<p>بولی زینتِ خدا کی دُہائی ابین مجھ نے حیدر کو مارا تھے سدا سے ابھی تو وہ گھر سے خون چھائی ابین مجھ نے نہم کو اگلا جو سر پہ ہوگی صحتِ یقین جو یہ کیونکر کیسی سنا تھے گھر سے سدا کا خیریت نہ تشریف آ بھڑ پیغمبر کو رو رو بچاوی یہ تیج پہ ہو جائے داری ہو گیا ہائے ویران مرا گھرا ورسنان محرابِ مبر</p>
---	--

ذاکرہ حشر جو تھا بر بار کے کسی تھی جب بنتِ نذر  
ہے خدا و نبی کی دُہائی ابین مجھ نے حیدر کو مارا

خدا

عالم میں تمام ہے کہ پاپا اور غنیمت زخمی ہوئے خیر  
 کعبہ کا سنون گر گیا مسجد کی زمین پر زخمی ہوئے خیر  
 آئی ہے خزان پانچا امت میں عزیز منظر ہوئے خیر  
 اس غم میں ہوئیں نیت و شکوک کھلے سر زخمی ہوئے خیر  
 اب یہ بولیں بھی وہ مبارک بھی لہی تھا اور وقت کو تھا  
 جبریل نے بے خبر دی یہ صدا عرض بیان زخمی ہوئے خیر  
 وہ زخمی ہے کہ نہیں اٹھنے کی طاقت ہیں بیکین حضرت  
 کو شیعہ ہیں نہ تو شیعہ ہیں یہ کہہ کر زخمی ہوئے خیر  
 دیکھتے ہیں اپنی یہ کھڑے ہیں مہینہ سر پہ کے اپنا  
 اور اگلی احمد کا دھی خاصہ داد زخمی ہوئے خیر

جاری ہے انور خیم سے شائستگی کہیں پیش آئے  
 کر کے ہیں دم سبب زخمی ہوئے مقدور زخمی ہوئے خیر  
 حسنین کا باقی نرو کوئی بھی والی گھر ہو گیا خالی  
 نانا بھی نہیں اور نہ ہے سایہ مادر زخمی ہوئے خیر  
 حاشا ہوں جلیق علی پر زخمی ہوئے خیر  
 حلاوت اسم آلودہ چلی فرق کا کلام رفت کا جو ملام  
 کہتے ہیں بھجان مٹی خاک آرا کر زخمی ہوئے خیر







بنوں کو کچھ دلا سا تو لے بھائی دیجے  
 کہہ کر پڑھیں اپنی وہ مضطرب و دو  
 دشمنوں کے سطر سے بین لاشے کو آپ کے  
 اعدا میں کرنے ظلم کو ذکر ہ  
 لاشے سے جب جواب نہ کچھ پایا ذکر ہ  
 غش کر کے سبب یہ کہہ کر جواب دو

نوحہ

سہ قالی جہان حسن سے ہوا و امصیبا  
 کیا خوش ہوئے ہیں اہل جہا و امصیبا

سہ قالی جہان حسن سے ہوا و امصیبا  
 کیا خوش ہوئے ہیں اہل جہا و امصیبا  
 سہ قالی جہان حسن سے ہوا و امصیبا  
 کیا خوش ہوئے ہیں اہل جہا و امصیبا  
 سہ قالی جہان حسن سے ہوا و امصیبا  
 کیا خوش ہوئے ہیں اہل جہا و امصیبا  
 سہ قالی جہان حسن سے ہوا و امصیبا  
 کیا خوش ہوئے ہیں اہل جہا و امصیبا  
 سہ قالی جہان حسن سے ہوا و امصیبا  
 کیا خوش ہوئے ہیں اہل جہا و امصیبا

و حوالہ  
 مسلم نے کہا بادشاہ کو خبر کہ مسلم کے بارے  
 میں یہودیوں نے کسی شکار خانے میں  
 لٹا کر آگ لگائی اور اسے زندہ مسلم مائے  
 اس قلم سے سلطنت میں بھیجا یا غار مدینہ  
 لٹا کر بیت کو فیوں کے ولین بھیجے مسلم  
 اگر ذرا بیان آؤ تم اسے سلطنت میں بھیجے

[illegible]

نو

کھنڈے میں بھی دیرِ مسلم نے نہ پایا کچھ ہر مس پایا  
 اب زینست ہو کیونکہ کہ اٹھا آپ کا سایہ کچھ ہر مس پایا  
 کہ سطرانِ توغیغ از قیاب جان کو کھوٹاں کھوٹاں کھوٹاں  
 اس گنجِ چمنِ چمن سے وفا دے نہ سکا کچھ ہر مس پایا  
 کی کوئی دین سے گھٹے سے گھٹے گھٹے گھٹے گھٹے  
 کراٹ لانا لاش کے سرِ انارکلی کر اسے تاب نہ دے  
 بیانِ تشوِ خدا ہو گئے سرِ انارکلی کر اسے تاب نہ دے  
 لاشِ تشوِ خدا ہو گئے سرِ انارکلی کر اسے تاب نہ دے  
 صدے لاشِ تشوِ خدا ہو گئے سرِ انارکلی کر اسے تاب نہ دے  
 ان لادلوں کو آپ نے کچھ بچھا یا کچھ بچھا یا

ان کو مری سبطِ نبی نے دیو پر سار داو دریا  
 اور حضرت زینب نے عطارِ سارِ پنجاب کچھ بچھا یا  
 سب کی یونین و اگر ہا بجا ہوا تم کا قحط عالم  
 تب پشیم کے سرِ دھرمِ مسلم نے نہ پایا کچھ ہر مس پایا

نو

حادث سے بھی کتنے غمِ مسلم کے دلِ جان  
 ظالم نے گھرِ جوئے میں ان کے کمان  
 قحطِ غاِ ابین بابا کو جو دم دونوں نے دیکھا  
 میں سوتے سے ہم جاگ پڑے ہونے میں جان

سچے نظامِ ظالم کہ ہیں بن بایں کے ہم لوگ  
 کوئی نہیں اتنا جو بچائے ہیں اس آن -  
 کیون ذور سے ہے پختہ زلفوں کو چاری  
 کہ رسم کہ معصوم ہیں اور ہونے ہیں تالان  
 چوٹے گا بچائے کہ نہیں والذیشان  
 کون آئے بچائے جو تلوار نو ہم کو  
 ڈرو آتا ہے دھلا ہونے ہیں پریشان  
 اس واسطے ہم اور بھی ہونے تو بیچ لے چکو  
 اگر زر کا ہے طالب زمین تو بیچ لے چکو  
 کجاہین گئے ہم اور تر ہونے گا احسان

ہیں ذور سے رخساروں پر بارے جو طغیانی  
 دوا یوں فردوس میں اور ملتی ہے  
 یہ داکرہ تو آپ کی ہمدرد سے شفا خان

### توضیح

خاک آرا و عزادار و مسکین چاند نم کا ہے نکلا خاک  
 ہونے غلے و غلو بھی بجاں و شرم کے دونوں جان  
 ہائے جاہلین کے میدانیں گہر چاند نم کا ہے نکلا خاک

[illegible][illegible]







بستر سے بھی اٹھنے کی نہیں بچھے طاؤز پر چلا  
 ایلین نہیں غم کھانی اون کھاتا بچھے غم جلد آئے بابا  
 بھلیا علی اکبر نے مری باد بھلائی صورت در کھائی  
 عباس چچا جان سے بھی پیار کیا کم جلد آئے بابا  
 بیلین دم نزع پڑھائے گا بچھے کون اکبر نہیں غم  
 دقا غم و دنیاں میں دبوئے کیا دبوئے بابا  
 سنتی ہوں صدا و سننے کی اکثر میں جی کی جلد آئے بابا  
 اوقت اسی سوچ میں گھٹا ہے مرادم جلد آئے بابا  
 امید بچھے زیت کی اپنی نہیں اصلاً پر لکھتی ہوں فنا  
 و عجیل آئے بن کہ ہفت بہت کم جلد آئے بابا

ہا پوس نہیں زیت سے اپنی نواں صورت نہ بابا  
 اے واکرہ صغیر نے کیا پیغم جو نور آفرین بکھا  
 جانب درخشم تنہا مری مرادم جلد آئے بابا

نوح

فاسے بچھے شاہِ بدامان میرا مر گیا  
 غمخوار میرا مر گیا مہمان میرا مر گیا  
 نچے چلو اسے مس جین ایسا نونو ظالم کہین  
 دے جو سر تن سے جدا مہمان میرا مر گیا

کہو نہیں کیا کچھ غیر اسدم سے نذر نظر  
 ظالم جو پہلے پڑھا صمان میرا گیا  
 کچھ بجات جڑی اڑے اناجٹ لکھ دی  
 پانی ذراک نظرہ لا صمان میرا گیا  
 طاقت نہیں باؤن میں اب جائے کدھو شرب  
 کرتا ہوا شور و بجا صمان میرا گیا  
 جنتیں میں تھی اسے ڈاکرہ اسدم میں کر گیا  
 کہتے تھے شاہ بہا صمان میرا گیا

خوار

شاہ کہتے تھے نفس میں دو کہ میرے غمخوار  
 کو بیون نے کیا کچھ کو میرے غمخوار  
 کہے کہ کب فدا امیر امان میرے غمخوار  
 کچھ نہ پانی بھی کچھ نہ سیر میرے غمخوار  
 بیون کے تیرا بدن کب لاش بھی دگود میرے غمخوار  
 کچھ کچھ سید پر میرے غمخوار  
 شاق کب کچھ پیر میرے غمخوار  
 اب لون لاک میں وقت میں آکر میرے غمخوار  
 نہ سمجھتا تھا میں ارا کچھ کو کدھو شرب میرے غمخوار  
 کہو کہو روئے میں آں میرے غمخوار

کس کا تو نے صدرا ٹھکانا غیر بھائی چو پانی نہ پایا  
 کس کا تو نے جام کو توڑ پیسے غوار در دلاور  
 کس کا تو نے تکتے تھے اہم اسے کیوں کرتا تمام  
 کس کا تو نے کھڑے کھڑے غوار در دلاور

نوحیہ

وہابی تھیں یہ خواہر شہر یوسف لے عوں و محمد  
 ان تھیں ہی لاشوں پر قصد تھیں یوسف لے عوں و محمد  
 کہ سوئے ہوا اس خاک پہ چکر رنج سدا روا چا کو دلاور  
 نہا بین کھڑے زخمی بین سدا روا و عالم لے عوں و محمد

عشقلیٰ تبا گتے یون کی اجات سر سے نیست  
 کچھ میں نہیں چلتا برا میں کیا کروں اسم لے عوں و محمد  
 کچھ مان سے تو احوال کیوں کلجان میں نہیں قرآن  
 کچھ دیکھ لے کچھ دیکھ لے عوں و محمد  
 میں شاد ہوں تم جو ہوئے امون چو بان کچھ لے عوں و محمد  
 واری گئی لو دودھ بھی بخشا تھیں اسم لے عوں و محمد  
 مانو تو تھلے نہیں بس طاقت رقابت ادا دلاور  
 عباس کس کس نے کسے گوتی کہ ہم اسے عوں و محمد  
 لے قارہ کہتی تھی بھی زبیر لکیر اجات تقیم  
 زندہ رہی میں کہنے کو ان لاشوں پہ اٹھ لے عوں و محمد

و فرہاد

جب قتل ہوئے زینب ناشاد کیسے پائے میدانِ سخن  
 سرسبز کے بلبل حضرت شکر پیکار سے میدانِ سخن  
 کجا ہوئے سے غم مجھے آواز سناؤ اور اہ بناؤ  
 لاشے نظر آنے نہیں امداد کو غبار سے میدانِ سخن  
 اب غم و محنت نظر آتا نہیں اسدم از حد ہے عالم  
 کس جا بوجہ پیکار سے میدانِ سخن  
 بٹاؤ پیکس تھکین کس جا بوجہ پیکار سے میدانِ سخن  
 آواز دینے نہیں تم جھکو بوجہ پیکار سے میدانِ سخن  
 لگا لگا بھل چلی کام سنبھلنے تھا سے میدانِ سخن  
 لے غم و محنت پھر آواز پیکار سے میدانِ سخن  
 سرسبز پھر دیکھو غم و محنت سے میدانِ سخن

نہلے تھکے ہوا جد و جد ہول پر لے دیر غلام  
 طاقت نہیں اتنا کی جاؤ نہیں ہمارے میدانِ سخن  
 اے واکہ ہو چکے جوین شورشوں کے دوزخ و لہر دگر  
 ہون اور غارتھے سے لاشوں پہ تھکے میدانِ سخن

و فرہاد

نہلے تھکے لاشوں پر جا سبیط عجز اے غم و محنت  
 غم و محنت کے غم کو چھوڑا مجھے کس لے غم و محنت  
 اسدم نہیں کوئی غم کو بوجہ پیکار سے میدانِ سخن  
 اسدم سے لکھتے ہوئے غم کا نشانہ غم و محنت

ابرہہ چلو میرا کھڑا کر کے پادشاہی راج دارو  
 غنیمتین بلانی ہیں نصیب زینب فطر اسے عوان و عطر  
 غنیمت کی خدمت کی خدمت کی خدمت کی خدمت  
 قاضیوں اور کیموں کو کھڑا کر کے پادشاہی راج دارو  
 ہتھیار لگائے ہیں کھڑے قاضیوں اور کیموں کو  
 اس دارا کو خوش کر کے دن بھر کے دن بھر کے دن بھر  
 اور غلام بہ جا دنیا اسے بہرہ بخشے عوان و عطر

نو حوالہ

لاشوں پر زینب بکری میرے عوان و عطر  
 آئینہ قتل سے لاشیں بخاری میرے عوان و عطر  
 کیوں اور قاضیوں کیوں اور قاضیوں کیوں اور قاضیوں کیوں  
 کب سے کرتی ہوئی ہیں آہ و زاری میرے عوان و عطر  
 ہتھیار لگائے ہیں کھڑے قاضیوں اور کیموں کو  
 جبکی جان پر کھڑا کر کے پادشاہی راج دارو  
 جو کھڑے ہیں کھڑے قاضیوں اور کیموں کو  
 کیا کرے بلو اور بخاری میرے عوان و عطر  
 جو کھڑے ہیں کھڑے قاضیوں اور کیموں کو  
 زینب بکری کھڑے قاضیوں اور کیموں کو

44

کچھ بھید و نقل میں جاؤ اور اعداد کو جا کر جھٹاؤ  
اذن دینی ہے مگر دھاری میرے عین و عزمین داری  
و اگر آختر ہو تو اخصا با بد کے تھی جب نبی نہ ہوا  
و اگر خدا نبی نہ کی داری میرے عین و عزمین داری

نو خیز  
 مان پیٹ کے سر کے پکاری بنے قائم  
 اس لاش پہ جو اون مین واری بنے قائم  
 شہ اپنی دھن کی ٹھہیں اے لال قہر  
 کرتی ہے کھڑی لاش ہزاری بنے قائم

[illegible]









نوحہ

کنتی کہ لڑیہ مقس میں آئی اٹھو دوطا دھن ملنے آئی  
 کلوشاد دی نہ پراس آئی اٹھو دوطا دھن ملنے آئی  
 جاتی بیٹی ہے چاہے پڑے ہو خاک نون میں اسو چھو ہے  
 مشکل صاحب پیسی بنائی اٹھو دوطا دھن ملنے آئی  
 کوئی وارث ہے باقی نہ سہ پہر کوا اچھو دھن ملنے آئی  
 کیا کہ نہیں فلک کی سنائی اٹھو دوطا دھن ملنے آئی  
 تم تو سوتے ہو سو کر کھائے رشتہ نہ چھوڑے لگائے  
 پشت زخمی دکھانے ہوں آئی اٹھو دوطا دھن ملنے آئی  
 پیچی نہیں کامی ہی لکھا تھا بندھ گیا اٹھو دھن ملنے آئی  
 اب میں بندھے گی کلائی اٹھو دوطا دھن ملنے آئی

کنتی کہ لڑیہ مقس میں آئی اٹھو دوطا دھن ملنے آئی  
 کلوشاد دی نہ پراس آئی اٹھو دوطا دھن ملنے آئی  
 جاتی بیٹی ہے چاہے پڑے ہو خاک نون میں اسو چھو ہے  
 مشکل صاحب پیسی بنائی اٹھو دوطا دھن ملنے آئی  
 کوئی وارث ہے باقی نہ سہ پہر کوا اچھو دھن ملنے آئی  
 کیا کہ نہیں فلک کی سنائی اٹھو دوطا دھن ملنے آئی  
 تم تو سوتے ہو سو کر کھائے رشتہ نہ چھوڑے لگائے  
 پشت زخمی دکھانے ہوں آئی اٹھو دوطا دھن ملنے آئی  
 پیچی نہیں کامی ہی لکھا تھا بندھ گیا اٹھو دھن ملنے آئی  
 اب میں بندھے گی کلائی اٹھو دوطا دھن ملنے آئی

نوحہ

جہاں کے لاشہ پکائے شہر بار اسے بھائی اعلیٰ  
 تم کہے زندہ ہا میں کیسے باچار اسے بھائی اعلیٰ

منہ سے نکھائے ہوا مین بیکس و متنا عبرت کی ہے یہ جا  
 ارمت سے ہی ٹوٹ پڑا شکر قمار سے بھائی عیلاہ  
 کب سے مین کھڑا رہا ہون لاشے پٹھانے ہے مہر پیکر  
 کیوں بولتے بھائی سے نہیں اے غمخوار اے بھائی  
 اے موت دل باخت جان طاقت بازولے ایچ و تو  
 منہ سے ترسے مجھ کو نہیں زندگی درکار اے بھائی عیلاہ  
 گھر آئی ہے ہرمت سے اب فوج شکر اے میرے دلدار  
 اس وقت مین بھائی کا نہیں کوئی بھی غمخوار اے عیلاہ  
 کہتے ہیں کہ بابا مجھے غم نہ کی رضا دو غم سے ملا دو  
 ہر شکل میں ابولے ہیں منہ پتیار اے بھائی عیلاہ

منہ سے نکھائے ہیں وا اگر شد لاش پر اہم با صد الم و غم  
 کو حرم  
 غم کہتے تھے رو کہ میرے غمخوار عیلاہ  
 عاشق اے دلدار وقادار عیلاہ  
 افسوس کہ پانی کے لیے نہ رہ جا کر  
 شانون پر ترے چل گئی تھو اے عیلاہ  
 غم میری کمر ہو گئی منہ سے نکھارے  
 اب ہو گیا مین بیکس و تاجار عیلاہ

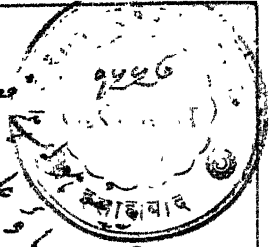


معموری کو بھیج دیا۔

ہم  
نوح علیہ السلام  
رہنما عدا سے کہتے تھے سرورِ مجاہدین کا لاشہ تبادو  
رہم اتار دو کوئی مجھ پر یہ نور نظر سے ملا دو  
جہاں میری آنکھوں کا تار ابدہ ملتا تین یار کیا  
دھونڈھوں کس ستار میں اُسکو جاؤ گے لاشے کا جھکا تبادو

پہلے پہلے یہ اگر کہو کہ تو ہم کس بلبل کی میر سے  
 بن لوں تو شاید پھر اپنی آواز مجھ کو سنا دو  
 وہ جو بڑھتے ہوئے لاشہ پیر در در کے فرایا اچھے دیر  
 در دوتا ہے کیا کمان پر کھول کر مجھ کو سینہ دکھا دو  
 اس ضعیفی میں تنہا نہ چھوڑ مجھ کو بھی اپنے ہوا سے لو  
 داغ دل پر سون گا میں کیونکہ تم ہی نصرت اور کرتا دو  
 منتظر ہونگی چھو بھیاں تھاری توئی اب وہی کئی لاری  
 سطح کو لچاؤں دل مجھ کو بہر پیر تبا دو  
 وا اگر عرض کرتا ہوں تے بہر اگر مجھے سنا دیجے  
 اول عدد میرے پاؤں وصف مجھ کو جلدی سے مولا دکھا دو





اک جان جو نہ جاوے غبار  
 تنہائی کا عالم نہ ہے غبار  
 دل میرا تیرا جاتا ہے غبار  
 اب ترن کا شے میرا غبار  
 آمادہ ہو چھوڑ نہ جاوے غبار  
 اعدائین ہیں دل میں غبار  
 انیسویں سو کے آٹھ غبار  
 لاشہ مرا تم اہل غبار  
 اے واگرہ سب اہل غبار  
 جب تک ہے میرا غبار

مان کوئی تھی سنو علی اکبر جو اب دو  
 صغیر کے خط کا اے مے دلجو اب دو  
 شکر ہے دھنچن چھینچن اس کے چہرے  
 شکر ہے شکر ہے میرا اب دو  
 لال اس کے سر پہ بنیوں یا جاوے غبار  
 اے لال اس کے سر پہ بنیوں یا جاوے غبار  
 اے لال اس کے سر پہ بنیوں یا جاوے غبار  
 اے لال اس کے سر پہ بنیوں یا جاوے غبار  
 اے لال اس کے سر پہ بنیوں یا جاوے غبار  
 اے لال اس کے سر پہ بنیوں یا جاوے غبار



فادہ کھڑا ہے پورھی صفرا کا میرے لال  
 کوئی چھٹی روئے بان کے کیونکر جواب دو  
 اچھری سے لال اسے نہ اور جواب دو

فوج

بازو کی فوجی متکل میں دیکھ کر میرے اکر کے چھپی گئی ہے  
 تیرے نظیران میں بلکہ میرے اکر کے چھپی گئی ہے  
 متصل میرا دل جا اچھلتا ہے کیونکر کوئی ہے  
 جی پورن میں اس دم مفرا میرے اکر کے چھپی گئی ہے

میں کی شادی میں کی لائی میری کو کھڑی میری میری میری  
 لکھ چھپیں لے لکھ چھپیں لکھ چھپیں لکھ چھپیں  
 کو فوجی لکھ چھپیں لکھ چھپیں لکھ چھپیں  
 اب تو جاو نہ نہیں ہے دل پورے اکر کے چھپی گئی ہے  
 داکڑہ میں باؤں کی یاد کے فوجی اور دم وہ دیکھیا  
 دل تیرا ہے چھپیں لے کیونکر میرے اکر کے چھپی گئی ہے

نور

رو کر کہا باؤں نے کہ پیارے علی اکبر  
 زندہ تھی یہ مان ترے سہارے علی اکبر  
 اندھ بھی آنکھوں سے نہیں دیا دکھائی  
 مان زندہ ہوئی گور کنارے علی اکبر  
 صبر تھی بھی دل میں ترا پیادہ کینے  
 دل میں رہے ارمان ہمارے علی اکبر  
 صد صفت کہ تم کو نہ ملا پانی کا قطرہ  
 سوئے فردوس سدھارے علی اکبر  
 آنکھوں میں بصارت نہ تھی مٹے سے تیرے  
 اسے نظر آنکھوں کے تارے علی اکبر

میدان سے جو اب تک نہیں آئے ہو مریجان  
 صفر کے سدھارے علی اکبر  
 مٹے سے تھارے علی اکبر  
 زندہ ہوا بابا پو تھارے علی اکبر  
 اب واکرہ کو ہندسے جو خود ارار  
 دل سے بچا یہ قربان تھارے علی اکبر

نور

یہ کہ تم تو سولے غلام سدھارے بیائے علی اکبر  
 اب کہ کچھ بچائے بیائے علی اکبر



آیا ہوا وطن سے ہے صفرا کا نام نہ رہ  
 خط کا بہن کے اے علی اکبر جواب دو  
 تنہا پیر زمانہ سے اٹھ جائے میں چوں  
 کہتا ہوا بھڑوں پہ مکہ رہ جواب دو  
 دیوار ہی پر منظر ہے کھڑی مان جگر قار  
 دیکھ میں لے چوں ٹھہرے کیونکہ جواب دو  
 کھینچ میں سر کو پیٹ رہی ہے سکیں ہائے  
 کچھ بھانوں کس طرح آئے دلبر جواب دو  
 اے میرے جو کچھ کہتے تھے اے واکرہ حسین  
 اے میرے جو کچھ کہتے تھے جواب دو

نوٹ

کہا بانو نے رو کر علی اکبر علی اکبر  
 کہاں دھوڑھون ٹھہرے جاکر علی اکبر علی اکبر  
 کہاں دھوڑھون ٹھہرے جانی ملاک یونہی پانی  
 تو مڑتے دم کو نہ علی اکبر علی اکبر  
 لگے پیاسے سوئے کو نہ علی اکبر علی اکبر  
 چھین چھین کے غلے علی اکبر علی اکبر  
 اکیلے ہیں تیرے صفراء علی اکبر علی اکبر  
 اے احوال تو کر ذرا دیکھو مے علی اکبر  
 ٹھہرے سب پر مے جابر علی اکبر علی اکبر  
 شاہے ہیں جھجے ناری بجاؤ گے تم واری  
 لے ہنسکے بنیں علی اکبر علی اکبر

جوانانِ مہینہ کو بھی کچھ پیغام تم دو گے  
 کہوں کیا ان سے میں جا کر علی اکبر علی اکبر  
 شہزادین واکرہ کو آپ ہر اندوہ ایذا سے  
 جلیق حیدر صفدر علی اکبر

نوحہ ۴۵

سہیلی کے بانے کما دس کے دہائی اکبر نے قضا کی  
 زندہ رہی افسوس مجھے موت تہائی اکبر نے قضا کی  
 اکبر کو ابھی میں نے نہ تھا دوٹھا بنایا فرباد خدا یا  
 اور جان بھی گھر میں نہ دھن پیادہ کے لائی اکبر نے قضا کی

چھین جائے گی ایسے سے میری بوسے میں دل و دل سے  
 چلے کہ صحر افسوس یہ گردن کی ستانی اکبر نے قضا کی  
 پہل پہنچ کا سینہ پہنچنے لگایا اور رحم نہ کھایا  
 جابون میں صد حیف تھی میری کمانی اکبر نے قضا کی  
 اندھیر جہ دنیا نہیں کھو دیا دکھائی اکبر نے قضا کی  
 تھی دل میں چہ حسرت کہ زاریا کہ رنگی دل شاد ہوئی  
 افسوس تنہا مرے دل کی لہرائی اکبر نے قضا کی  
 خالق کی دہائی شہزادان کی دہائی اکبر نے قضا کی



ہوا تو اس نے غم جان درد ہے اگر کہاں  
 تکی تکی تو اگر وہ لاش پشاور  
 مہ کو بھی کہہ فراے درد ہے اگر کہاں  
 اسے مرے گریں جو ان درد ہے اگر کہاں  
 کسی نظر کھا گئی موت ٹھہر گئی  
 شہیں گئیں کیا بچھیاں درد ہے اگر کہاں  
 چھپ چھپ کر کھے ہوا تھ چھوڑتے ہو میرا ساق

7

باؤں کے کمالاٹتے اصفیہ پر رو کر بیٹیا علی اصفیہ  
 مگر گئے زندہ رہی یہ یکیس و مضطر بیٹیا علی اصفیہ  
 جاتی ہوئی بیٹیا پر مری جان بڑے ہو کچھ بھڑکے تو دور  
 کلچر کو دین بادری کلچر آدھک کر بیٹیا علی اصفیہ  
 پانی کے لیے تم سوئے میدان سودھ کے جسے اب بیٹیا  
 انسوؤں نہ سوسے ہوئے لب پھر بھی ہوئے بیٹیا علی اصفیہ  
 صدفینہ کی پیاسے سوئے قروں سے حاسے بیٹیا علی اصفیہ  
 سیر کر گئے ٹھین وان ساقی کو بیٹیا علی اصفیہ  
 بیگانہم و تری گردن پر لگایا اور تم نہ کھایا  
 تھا صاحب اولاد نہ شاید وہ سگر بیٹیا علی اصفیہ

لاشے کا نگہبان ہے نہ فانی کبریا علی اصغر  
 بچکویہ جلتے ہیں سوئے شام شکر تیری بن جلیر  
 باوجود کا بیان شکے حرم روئے اُسدم سے واکرہ پیہم  
 جب کہتی تھی وہ لاشہ بے شیر بہ رو کبریا علی اصغر

نو  
 مے بانو نے اسے دلبر علی اصغر علی اصغر  
 کہا بانو نے سوئے کوثر علی اصغر علی اصغر  
 لگے پیاسے سوئے نور دھئے جھکے تم جانی  
 نہ پیا پیاس میں بانی نور دھئے علی اصغر علی اصغر  
 تھی اس میں بے خطا مادر علی اصغر علی اصغر

عیدانی شاق ہے تیری بری حالت ہے مادر کی  
 نہیں جینے کی یہ مضطر علی اصغر علی اصغر  
 ملک کر گو دین آؤ دل مضطر نہ ریا و  
 مے پیاسے مس دلبر علی اصغر علی اصغر  
 نہیں کہیں اسے پیا پیا دل جہاں  
 سدھارے جب سے تم پیا علی اصغر علی اصغر  
 تھکی دو تو کچھ آ کر اشارے سے مے دیکھ  
 مہربانی کھڑی خواہر علی اصغر علی اصغر  
 دلانا غلامین جاؤ اگر کہ کو اپنے دادا سے  
 جتنی شافع محشر علی اصغر علی اصغر



نور

ان کتنی تھی رو کر مے جانی علی اصغر  
 مان لاٹھو نہ پانی علی اصغر  
 افسوس لاٹھو نہ خلق پہ کھایا  
 پانی کے لیے نہ ستم علی اصغر  
 اس عمر میں یہ تشنہ دہانی کر  
 مادری علی آؤ ایک کر  
 چلو چلو دین مان انگشتانی علی اصغر  
 کرتی ہے یہ مان انگشتانی علی اصغر  
 پوچھ پوچھ بیٹوں علی نہ پانی علی اصغر  
 اس سب میں ملاوٹے نہ پانی علی اصغر  
 کس بوسے کی اتھنی ہے کچھ بیٹن ہمارے  
 چراغ بجو تیری نشانی علی اصغر

پیاپے مری جان تم سوئے خودیں سدھارے  
 اعدائے دیا ٹکڑی پانی علی اصغر  
 صدے گئی پائیں اپنے بچے علی اصغر  
 گھبرانی ہے مان قید میں کس تک  
 اسے تو اکراہ باؤں کے کھوٹ بیٹن کس تک  
 کتنی تھی وہ ہر دم مے جانی علی اصغر

نور

باؤں نے کہا آہ گیا تیرے مارا ہے شہر ہمارا  
 صد جیفت کہ پاپا سا سوئے خودیں صارا لے شہر ہمارا

سہیل نے پھر اپنے کی جانب علی الصغر دل کیوں نہ مضطرب  
 تھا یہ کھانچنے کے لیے رن کو سدھارا یہ شیر ہمارا  
 تھا تھکا ہ کے ہاتھوں پر سدھارا وہ دلیر بچہ چلنے پر  
 پانی کے لیے تیر شرم گیا مارا بے شیر ہمارا  
 افسوس کہ اعدا کو ذرا رحم آیا بلکہ کو ستایا  
 زہرا کا وہ غلا لا لا حیدر کا تھا پیارا بے شیر ہمارا  
 تھا تین شب و روز کا پیاسا جو وہ جانی اور پایا نہ جانی  
 بسل ہی مجھے چھوڑ کے کوڑا کو سدھارا یہ شیر ہمارا  
 جین و ملک و دانش تیرے جانے تھے پیچھے اسے قاکا کہ ہم  
 تیرے کہتی تھی رو کر وہ گیا تیرے مارا بے شیر ہمارا

نوحہ

بولی لاشہ پیافٹے مضطرب آگود دی میں صغر ہیکر  
 لے چلون ٹکوں غیب کے اندر آگود دی میں صغر ہیکر  
 جھولا خالی تھا راز ہے دیکھو دل تیرا ہے  
 اٹھ کے تسکین دہی سے دلیر آگود دی میں صغر ہیکر  
 بدولت بوٹاک بھاری تھاری گت بھاری صغر ہیکر  
 خوش کروں ٹکوں جھولا جھولا آگود دی میں صغر ہیکر  
 اپنے پیچھے پیادے رکھان دن ٹکوں نہا نہ چھوڑا  
 بوٹھوین ختم کی میسر جانی بنے رہا ہے پایا نہ جانی  
 دودھ ٹکوں پایا نہ جانی چل کر آگود دی میں صغر ہیکر

فوت کی جا یہ میدان بھرن کے ہے جو انہوں نے  
سم جاوے اور میرے دل پر جو گودی میں ترس کر  
واکرہ عرض ہوتا تھا اسم کے تھی باقی جسم  
بہ زبان میرے یہ بیوی پر گودی میں ترس کر

### نوحہ

لاشبہ صغیرہ بانو پکاری گھر چلو ان تھکے ہوواری  
لے آئی ہے مادر بخاری گھر چلو ان تھکے ہوواری  
کیندی ہے نکو مہجان بولتے کیوں نہیں بھسے اس  
بہ زبان میرے کیا خوش ہے عمار گھر چلو ان تھکے ہوواری

چلین کس طرح آئے گا نکالے لال کچھ نکلے سے بولو  
خاک حرا کی ہے گرم ساری گھر چلو ان تھکے ہوواری  
کیوں نہیں پوچھتے پیراوان آئے سے لال  
یوں کھڑی کیا کرتی ہیں زاری گھر چلو ان تھکے ہوواری  
تم توبہ کو آئے تھے پانی بیسے پانی کے او میرے جانی  
ہے لگا تیر گردن پہ کاری گھر چلو ان تھکے ہوواری  
واکرہ رو کے کہتی تھی باو دو دھار ہے بجان پیو  
ان پر کرتی ہے نہت تھاری گھر چلو ان تھکے ہوواری

نور

کھایا گروت پہ کیا رجم کا ری گڈے اسٹر کو جب چھو نیچے  
 بولی ان بگڑی نسبت ہا ری گڈے اسٹر کو جب چھو نیچے  
 کر کے پانی کے پھوٹا شے شاہ کے ساتھ نیران بھائے  
 لگ گیا بزر گردن بہ کا ری گڈے اسٹر کو جب چھو نیچے  
 کھجور کیسیا ستر ہائے پوتا میرا اکبر جوان مجھ سے چھو نیچے  
 لگ لگ چھی سنیچہ بہ کا ری گڈے اسٹر کو جب چھو نیچے  
 لاؤں قاسم بہ کہتی تھی کہ اگر چھوڑ کر چھو کو غرت بن نہا  
 چلیا سوسے خنت بین اری گڈے اسٹر کو جب چھو نیچے  
 ڈاکو چاہین داؤ کھوں کیا رجم کا کہتی تھی ہر دم وہ دیکھیا  
 کئی سہا جادو ہا ری گڈے اسٹر کو جب چھو نیچے

نور

مان کہتی تھی کیوں روٹھے ہوا صغیر بین بلا لون  
 آؤ مری گو دی میں ٹھین دو دھ پلا لون  
 کیوں خاک پہ سوتے ہو مری گو دی میں لگا لون  
 اس خون بھری صورت کو بین سنیچے لگا لون  
 صد مسہ پہ بزر گردن سے زری تر لگا لون  
 کس طرح میں گردن کہ اس بین میں ویکان  
 اس واسطے ڈرتی ہوں کہ اس بین میں ویکان  
 لگ جائے نظر نہکے کسی کی نہ بلا لون  
 وارہی تری غرت پہ مگر ٹھینا ہے مان کا  
 اے نور نظر دل کو بین کس طرح سنبھالون

تہائی بین و داشت سے درندون کے بین قرآن  
در جاؤ نہ اسے اضطرر یہ شعر بلا لہان  
کیا غیب یہ نوہ کہا ہے اسکے صلہ بین  
اے ذاکر کہ فردوس میں پیہر سے جا لہان

نوح

زینب پکاری آج مصیبت کی رات ہے  
بھائی کی آخری یہ عبادت کی رات ہے  
سب بال کھول کھول کے حق بین عسکین کے  
لوگو دعا کرو یہ قیامت کی رات ہے

بھائی سے چھوٹ جاؤں گی جبکی سحر کو بین  
جسے یہ اس غضب کی مصیبت کی رات ہے  
ٹیپوں سے پاؤ چھوٹے گی جس شب کی صبح کو  
اسے بی پو وہاں یہ مصیبت کی رات ہے  
چلے پڑاں گے چلتی بین اس شب کو دیکھو  
کس غضب کی قیامت کی رات ہے  
جسے یہ کس کو اہل حرم ہون گے دریدر  
جس کی سحر کو اس آفت کی رات ہے  
سرم پڑے خاک اڑاؤ اس آفت کی رات ہے  
اے ذاکر کہ یہ کہتی تھی زینب بعد مجھ  
اہل حرم سے بھائی کی رخصت کی رات ہے

کو حشاہ

فرمانے تھے شیخ نہ گھبراؤ سکتیہ  
 مان پاس امی گود سے اب جاؤ سکتیہ  
 بن جاتا ہوں مرنے نرا اللہ گویاں  
 مجھے آخری پیناؤ سکتیہ  
 پویشک کچھ بس نہیں بابا کا بین قربان  
 مجھ کو نہ دکھلاؤ سکتیہ  
 خوشک زبان مجھ کو نہ باتوئے دو عالم  
 صفر کے لیے روئی زن جاؤ سکتیہ  
 نسکین دو مادر کو لیٹ جاؤ سکتیہ  
 سر پہ پٹی ہے پوہ عباس عہدار  
 نم اپنی جیجا جان کو سمجھاؤ سکتیہ

کو حشاہ

اشکر کو سونپا بھیجے بابا نے مری جان  
 دل تہا ہے یاد آتا ہے اسے ڈاکوہ صیدم  
 شیخ کا کہنا کہ نہ گھبراؤ سکتیہ ہو

زیب نسیب عاشورہ عاقرتی تھیں و کر بارہ تھوہو  
 بھائی مرا ہو جائے گا پیاسا نہ خجربا رب نہ تھوہو  
 کوئی نہیں اسوقت جو امداد کو آئے سید کو بچائے  
 سب بی بو خالق سے دعا آگویہ و کر بارہ تھوہو

سادات پر چہ لشکر اعدا کی چڑھائی فرماد آئی  
 بچائے گا کل تیغوں سے آآن کا بھر گھر پارت ہو  
 کل صبح کو قاسم بنا پائے گاشادتا ابوائے نصیبت  
 اک شب کی بھلن بیکلیکی پیسے میں کھلے سوار پت ہو  
 بابھجی کیانی سینے پر کر کے لگے گی ان فوج کرے گی  
 گجائیگی کل بازوئے عباس دلاور یارب نہ ہو  
 اک ستر صف زندان کے لگے گا درد او درینا  
 بچے کے لیے روئے گی کل بازوئے مصطفیٰ یارب نہ ہو  
 زینت کو سیکڑی کی شجی نہ دکھانا اسے خالقِ بزدان  
 ملے گا ملنا خجائے کل شکر یارب نہ ہو

اے صاحبزادے! کل بھائی سے یہ کہیں موصطیاریا رب سحر ہو  
 اے ذاکرہ! کہتی تھی یہی ازب و لکیر یا حالت تغیر  
 ہو جائیں گی سیدنیان بے مقنع و جا دریا رب سحر ہو  
 اے صاحبزادے! کل بھائی سے یہ کہیں موصطیاریا رب سحر ہو

١٠

نوحہ

سرور نے کہ باندھی تو زینب پکاری تم مرنے نہ جاؤ  
عجیب کے بچے لگی خواہ تمھاری تم مرنے نہ جاؤ  
بچے کے بزرگ کی دل کو نہ سڑھاؤ مجھ کو نہ لڑاؤ  
اس آپ کی مظلومی کے میں ابھی اری تم مرنے نہ جاؤ

اسے لگے میدان میں عباسی لاو اور او قاتم مضطرب  
 ہر شکل نیکو کے لگی ہو چھپی ہے کاری تم نے نجاو  
 بانی کیسے ترے عباسی سدا کے پاس سے لگے  
 غن آنکھوں سے ہے پوہ عباس کے باری تم نے نجاو  
 جو موت کہ خیر کو جلا لگے شکر اسے سدا بیکر  
 جب کوئی نہ کہ صرا سے عاشق باری تم نے نجاو  
 بجاو لگی نہ کہ صرا سے شکر اسے واسے سدا  
 بجاو کو زنجیر بھانجیں گے شکر اسے واسے سدا  
 بجاو لگی گے سدا سے روامیک بہ ناری تم نے نجاو  
 کیا آگے والے ذرا زینب کی وہ حالت کہ تھی بربست  
 صدق ہو میں آپ کے بھر داد و سواری تم نے نجاو

و احوال حضرت بنی اسرائیل  
 علیہ السلام  
 عاشور کو شہید بیان کر کے چمن پر اسے دفتر خیر  
 تا عصر خزان آگے لگے شکر ادا کچھ میں نہیں  
 آمادہ سے قتل پہ ہے شکر ادا کچھ میں نہیں  
 تم سب کا گمان ہے اب فانی کر کے دفتر خیر  
 عباس کے خلد کو اگر بھی سدا کے اظہار کے بارے  
 نہ کون جو اس وقت بجائے مجھے آگے دفتر خیر  
 کہتا ہوں نصیب نصیب میں کیسے دیکھیں لو میری خیر  
 خیر جہ ہو بھائی تو کلنا نہ کھلے سراسے دفتر خیر  
 قائم میں نہ عباس جو ادا دیکھ اعدائے الوطن کے  
 دانا عجب آئین کے شکر اسے دفتر خیر



دریا میں بازار میں منگے پھر گئی فریاد کر دی  
 کوئی نہ امداد کرے گا تیری خواہ اس وقت تیار  
 کیے گا کہ شب کو مجھے بالی سکتے دشکین سے دینا  
 اوسے گی تو کلمے گا اسے شکر گزار ہے دفتر حیدر  
 جو وقت بعدین سینہ پر اسوار ہو میرے دفتر حیدر  
 کرنا یہ دعا میں ہوں صابر دفتر اسے عباد  
 اب بعد مرے غم جلایکے سنگرا اور جھپٹیں گے عباد  
 بجا لینگے دربار میں ظالم کے سنگرا اسے دفتر حیدر  
 عابد کو بلاو کہ میں ہوں اس سے بھی نصرت دن بازار  
 ہے بعد برے خلق کا وہ بادی و دہر اسے دفتر حیدر

رضت ہوئے اسے زاکر کہ آئین سے ہوس و فریاد  
 ملتا رہا موقوف برباد دفتر حیدر

نوح

ہوں قریح تر سے سامنے ہوں حضرت غنی کیوں سے غلبہ پر  
 بیٹھا ہو بعدین سینہ پر ہو خلق پر شکر کیوں سے غلبہ پر  
 سیکہ پی جی زادہ پر یہ ظلم پر پیدا و فریاد ہے فریاد  
 شمشیر و سنان تبر و تار میں ہے قمر کی جا ہے  
 جو نکر ہو قمر بول عذرا میں ہے قمر کی جا ہے  
 ہوں قریح اسی نعرہ پر سے نعرہ کیوں سے غلبہ پر

انہی پر

افسوس کہ ہوا آغا زبردین گرفتار شہر کا دلدار  
 طے راہ کر کے باونہیں پہنچے ہوئے کچھ کیوں لے نکلیں  
 زینت کچھ بھی لیا ہے نہ اداں صغر گلہام وقت کا نہ ہنگام  
 وقت کو بعین کھود کے کاٹیں سہ پہر شہر کیوں لے نکلیں  
 اور تخت حکومت پر نہ بیجا د فریاد ہے فریاد  
 اے واکرہ راہ و کو بعین کے گرفتار لائیں سر دربار  
 اونی نہ نیا زاد یوں کی کیا بھی توقیر کیوں لے نکلیں

نوحہ

سہ پہر شہر کے کہتی تھی بھی باقوسے ناشاد فریاد ہے فریاد  
 اکبر کو بھی صغر کو بھی بیدنیوں نے ارا گھر لٹ گیا سارا  
 شہر پر کی گردن پر چلا خراج فریاد ہے فریاد  
 اب قید مجھ کے کہ لپکے جانے ہیں بجایہ اور دھجی نہیں چوہو  
 او بیرویان پہنچے ہوئے ہے سید چجاد فریاد ہے فریاد  
 چل سکتا نہیں ضعف و قنات سے وہ چم خورشید نے نہیں ہم  
 غلام ہے تو اس بعین کہنے لگے کون آ کے چکائے  
 روتی ہے جو جزائے دکھلا ہے جلا د فریاد ہے فریاد

سوئے ہیں گلارین کٹائے ہوئے سورا اور اکبر و امیر  
کوئی نہیں جس کو بین بکاروں بے انداد و یاد ہے فراد  
اسے داکر کہ کتنی تھی ہی بانوئے مضطر ایسے مقدار  
زندہ رہی اس روز کوین بیکین و تاشاد و فراد ہے فراد

نوحہ

کرتی پنجین ازبججا اے مرے بھائی احنین  
سستی ہون بورو بجا اے مرے بھائی احنین  
خجے ہمارے طے الجہم لٹ گئے  
کرنے ہیں شور و بجا اے مرے بھائی احنین

لاڈلی پیچی تری یالی کہنتی ہو تھی  
اے طہانچہ لگا اے مرے بھائی احنین  
چڑھنے ہیں ہم دریدر آئے شہیدوں کے سر  
پھر نے ہیں ہم درو بجا اے مرے بھائی احنین  
عم پیار بھیا پڑے ہمارا وٹ کی  
عابد پیار چلا اے مرے بھائی احنین  
شام کی جانب چھپ چکا ہوا  
پشتے ہیں اہل جفا کچھ پودا مارا  
بر شاد لائے اے مرے بھائی احنین  
کشتوں پہ چلتا ہے راہ سید سجاد آہ  
بس نہیں چلتا مارا اے مرے بھائی احنین

برائے سب کو خدا و اکبر کو تو بیا  
خود سے اب کر جا اسے مرے بجائی رحمتیں

### تو حریف

تو حریف کی بھاری اٹھو دھوپ آئی ہے  
تو حریف کی سادگی گر دھجائی ہے  
تو حریف کی روانہ بن جھوڑا تو ان  
تو حریف کی لاش کے لاشے پہ آئی ہے  
تو حریف کی آہ کی عام بین  
تو حریف کی فاطمہ زہرا کی بجائی ہے

تو حریف کی کو خبر بھی ہے اسے سب  
تو حریف کی لاش پہ رائے توں کو آئی ہے  
تو حریف کی لاش لیا فوج شام نے  
تو حریف کی سارا لوٹ لیا دہائی ہے  
تو حریف کی خیر و برتر آدہائی ہے  
تو حریف کی سر سے اشتیاق  
تو حریف کی آہ نے بین مرے سر سے  
تو حریف کی فاطمہ زہرا دہائی ہے  
تو حریف کی فاطمہ زہرا دہائی ہے  
تو حریف کی لاش پہ دو دھجائی ہے  
تو حریف کی لاش پہ دو دھجائی ہے  
تو حریف کی لاش پہ دو دھجائی ہے

اب شام کو چلی یہ فلک کی شائی ہے  
 آئے تو اگر وہ یہ کہتی تھی زینب بصدق

نوحہ

میں نے دم تک بھینجی باقی نہ ملا ہے  
 بعد مر دن بھجی ہوئی تم پر جھالے  
 کی گواہی سوت بکاروں میں لا سچے کہے  
 کہ نہ چھین رہا سر سے ردا ہے

کہنے زینب نہیں لاشے پہ بجا ہے  
 کہلو کہنے زینب جانے ہیں سوئے شام بھین  
 کہنے زینب نہیں لاشے پہ بجا ہے  
 کہلو کہنے زینب جانے ہیں سوئے شام بھین  
 کہنے زینب نہیں لاشے پہ بجا ہے  
 کہلو کہنے زینب جانے ہیں سوئے شام بھین  
 کہنے زینب نہیں لاشے پہ بجا ہے  
 کہلو کہنے زینب جانے ہیں سوئے شام بھین

و اگر کہ عشق زنده تھا زمین بستی تھی  
دینی جیوت تھی زینب یہ صدا ہے حسین

### نوح علیہ السلام

زینب نے کہا لا اشد غم لک یہ رو کر اس عاشق داو  
غم آگے زندہ رہا یہ کیس د مضطر اس عاشق داو  
یہ بھی دم زنج ما تھا تھیں بھائی دشمن تھی والدی  
میں بھڑا بہ دم غم اس عاشق داو  
پایا نین شے بجز آپ یہ دم غم اس عاشق داو  
دیکھو تو کھڑی دیسے رونی یہ سکنیہ سے شاہ دینہ  
سورنے لگی چھاتی سے لگاوا سے اٹھلا عاشق داو

اس طرح سدا دنی ہونے لگی یہ قطاری آنسو تین جاری  
نقطہ دھنچے کو سہ پہنچے بین یہ پیر اور وطن گویہ  
بجا دو آب پری بچنے چاہے اسے کر اس عاشق داو  
یہ کون جو اس وقت بچا ہے اسے کر اس عاشق داو  
سرنگے پھرانے پن بچے کو زمین در یہ اعظم و اکبر  
زندہ رہا اس رو کو بین کیس مضطر اس عاشق داو  
یہ اگر کہ کی عرض بجا آپ سے اسد با صدم و ماتم  
یہ قبری منسل و دفن زور سے عاشق داو

نو حشر

زینب نے کہا پیٹ کے سر کیلے دو آئی سید سے بھائی  
 ترنگے سرنگے میں ہوں لاش پو آئی سید سے بھائی  
 کچھ بھوکو بھی ہے ہمارے حال کی سوس لے شاہ دو عالم  
 خیمہ میں تھکا رہا روں نے ہے آگ لگائی تھم سے بھائی  
 دھونڈ دھونڈ میں کہہ رہا ہے کھائی سید سے بھائی  
 اس وقت کچھ بچے نہیں بچا کسے اٹھک لے عاشق داور  
 کمپون کھکھو بچا ہے نہیں کھکھو آئی سید سے بھائی  
 اس وقت نہیں سرنگے میں بوسے میں ہوں آئی سید سے بھائی  
 جا رہی ہے جھنجھکی کوئی بوا داد کو آئے اور اسکو بچائے  
 اس وقت نہیں نے زینب بھائی سید سے بھائی

اے شاہ کراہ کتنی تھی بجا زینب لگیا حالت تنہا  
 تم کیجور کن میں ہے بندھی میری کلانی سید سے بھائی

نو حشر

مقل میں بیان کرتی تھی یہ زینب مضطر اسے سبط چیمبر  
 سرنگے ہے بوسے میں کٹھری آب کی خواہ اسے سبط چیمبر  
 اعدائے میں بستر کیا ہے میں بھائی لے قی کے ذرا لی  
 اور ظلم سے چھپنے میں کیلئے بھی گویا اسے سبط چیمبر  
 بوسے میں بھونکے میں لاشوں کی فروخت اسے بچاؤ  
 کہ چیمبر سے سوسے ہوئے بوسے میں کیلئے بوسے سبط چیمبر

عمر کے سبب میں مدد کی ماری تیار تو داری  
 نہ کر کوئی اٹے ہوئے سوتے ہو زمین پر اسے سبک چیر  
 اس طرح کہ پیر سے کا نہیں چکان نہ لگا اسے نیکو کا  
 نہ زینہ بن لیں کہ ان کے ہاتھ و پاؤں سے رو رو و دور مرض ہو  
 کہ اگر وہ تو عرض بھی شاہ سے رو رو و دور مرض ہو  
 عفت ہو اسے جلد پہنچا دے مضر اسے سبک چیر

نور علی الوداع

کوتی تھی رو کے زینت و گیر الوداع  
 سے بھائی جان حضرت شہید الوداع

عمر کے رونے بھی نہیں دینے ہیں اس لیے  
 جانی بہ قید ہو کے ہو پیر الوداع  
 بولی شہید لا شہر عیاں ہو پیر الوداع  
 اسے عمر جان بازو کے شہر اصغر ہو پیر الوداع  
 کرتی تھی بازو لا شہر اصغر ہو پیر الوداع  
 اسے میر سے لال اصغر ہو پیر الوداع  
 سو پناہ تھیں خدا و نبی کی پناہ میں  
 ورنہ نازا بن صاحب قلم الوداع  
 عیاں ہو پیر الوداع  
 سے نامراد عالم الوداع



۱۶ ایل حرم پر کئے تھے لاشون پر نوکرہ  
شہید قید پر شہید الوداع

فوج

سہ ماہی بہ بن لے ابن عیاد دیکھ لے  
نہ چھپانے کو نہیں ہے سر پہ چادر دیکھ لے  
میں نے سب کتبہ ترا جلا ہوا  
ایک رتی میں ہے سبط محمد پر دیکھ لے  
آپا مقتل میں ہے گرا عازت ہو مری  
نہ شہر سے بولی سکتے گرا عازت ہو مری  
اک نظر ہو کے لاشے کو یہ مضطر دیکھ لے

لاش قائم چہ مان کہتی تھی یہ سر پٹ کر  
حال پیوہ کا تو اپنی جان شہر دیکھ لے  
لٹ گیا اک رات کی یاد ہی کا زور ہے غضب  
جانی ہے بلوے میں وہ مضطر کھلے سر دیکھ لے  
لاشہ اصغر پر کرتی تھی بھی با فوہ بیان  
کھول کر آنکھیں مہر ہے شہر دیکھ لے  
نہ چہ عسرت اک نظر تو مان کو اصغر دیکھ لے  
نہ چہ آن کی لاش بر بولی بعد آہ و بکا  
نہ چہ آن کی لاش بلوے میں کبر دیکھ لے

اور انھوں نے فرمایا کہ وہ بڑا ہی گریہ کر رہا ہے

١٤١

نوح علیہ السلام

ابو نوح نے کہا آج بہتر کا ہے کربلا یحیٰ

بین قید میں ہوں اور شہید یہ کربلا یحیٰ

کس طرح کروں فائدہ اس قید ستم بین

اے بنی یثرب سے مرے شوہر کا ہے یحیٰ

ابھی کی انی کھائے جو فردوس سدھارا

اے بنی یثرب آج اس مرے دلبر کا ہے یحیٰ

ایک بنی فاطمہ اطہر کا ہے عجب  
 دیکھو حسنِ قاسمِ مضر کا ہے  
 گھوٹ پھن روئی چاکان کی پیاسی  
 صدفِ کرب سے علی اصغر کا ہے  
 بانی ہے نہ شریعت میں کروں فاطمہ کی یاد  
 سر پہ چوکر عباس دلاور کا ہے  
 بیانی کے لیے نہرتِ جانِ انجی گنواؤں

نو حشر

کتنی تھکنیں تیا آج میں شتر و تن کے بھول  
میں قید میں ہوں اور میں شہبے کفن کے بھول  
بابی زینت دن ملا جس کو نزار حیف  
اسی بی بیوہ میں اُسی تشنہ دہن کے بھول  
کچھ کچھ سو کر پیٹ کے آہ و بکا کروں  
اے لوگو! میں یہ اکبر خجہ دہن کے بھول  
میں چھوڑ چکا شہبے کفن کے بھول  
اے بی بیوہ میں اُسی گلے پر اس کے بھول  
جب کہ عقد شہب کو ہوا صبح مر گیا  
اے بی بیوہ میں یہ اُسی گلبدن کے بھول

اے دلچسپ بولی بیٹ کر یہ بصد گریہ و بکا  
اے لوگو! میں برا در شاہ زمین کے بھول  
کتنی تھی رو کے زینب نانا دوا کر آج  
نزدان کو زمین میں زینب بابا بولن کے بھول

نو حشر

زینب نے کہا سبط عیمر کا ہے دسوان  
عصان جو فدا ہو گیا سر ان میں اسی کر  
اے لوگو! اسی کو دلاور کا ہے دسوان

لیکن زمین پانی ہے میں دون فاختہ کیونکہ  
 عباس علی عاتقی سرور کا ہے دسوان  
 بہ شان کھائے جو بیجان اوارن میں  
 سینہ چ علی اکبر کا ہے دسوان  
 ہنسنے چو گیا دور وز کا پچاسا  
 عمو چو خدا چو گیا کا ہے دسوان  
 اے بی بی آج اس دل شیر کا ہے دسوان  
 کس طرح کہ دن فاختہ کا ہے دسوان  
 پیاسے مے دلبر علی اصغر کا ہے دسوان  
 کتنی چھی بھی وا کرہ سریش کے زینب  
 کون نام کہاں تک کہ بھر کا ہے دسوان

رو کے کتنی تھی کا تو مضر آج دسوان ہے سبطانی کا  
 قید میں ہے یہ تادار غلام آج دسوان ہے سبطانی کا  
 سطر اوئے نذر شہیدان کیوں نہ لے اس کے لیے  
 ہے بپانی نہ شربت میسر آج دسوان ہے سبطانی کا  
 لکھا سدا پکاروں تبا و تاختو کے لیے ہا خدا  
 ہیں نہ قاسم عباس و اکبر آج دسوان ہے سبطانی کا  
 کوئی آتا نہیں اسے آج قاتل کا ہے آج دسوان ہے سبطانی کا  
 ایک عابد ہے یہ مضر آج دسوان ہے سبطانی کا  
 بچہ پہلے قسم کو باری کیوں او خاموش ہیں بپواری  
 بی بیو جیکو بسا دو اگر آج دسوان ہے سبطانی کا

تو اگر وہ کیا بیان ہو زبان سے عشق لکھا آہ وہ خان سے  
جب کہتی تھی کلثوم مصطفیٰ آج دسوان ہے سیلابی کا

## نوحہ

آج دار و کور و کشمیر ہے سر کا دسوان ہے  
دلاؤ نذر نہ تربت پر شتر صفدر کا دسوان ہے  
گماں گماں سے باقونے یون سرپیٹ کر اپنا  
جو بیباک سا خطا ہے غمراہی ہے سر کا دسوان ہے  
کروں گمراہی سے زاری نہیں دکھ درد کی آری  
اے بیابانے علی اکبر علی اصغر کا دسوان ہے

ہم گریہ گریہ کی مائیں مائیں کھلے اکباری  
زینب پر گریہ گریہ کے شوہر کا دسوان ہے  
گماں گماں نے جب رو کر سے شوہر کا دسوان ہے  
گماں بی بی یون سے پیوہ عجائب کا دسوان ہے  
آج اراو خاک سر پہ دلم حیدر کا دسوان ہے  
پکار رہی بی بی یون کو پیٹ کر سر کا دسوان ہے  
اے عورت و غم دلبر غمراہ کا دسوان ہے  
اے اب خاک سر پہ تو بھی پائے تو اگر وہ کھمراہ  
اے مولود سے سرور نہ ہے کھمراہ کا دسوان ہے

پیسوان

بولی زندان میں زینبیدہ کو کر پیسوان ہے امام زمین کا  
کیا کہ دن کچھ نہیں ہے پیسوان ہے امام زمین کا  
فاتح کا نہیں کچھ بھی سا ان کس طرح اوستہ نذر شہیدان  
قید میں ہے یا دار و صفحہ پیسوان ہے امام زمین کا  
ہو گئے کیسے پہنچیں جہاں کس سے جاکر کون ہیں لالہ  
نہ زینبیدہ چہ دلاؤ اگر پیسوان ہے امام زمین کا  
کون ہے جبکہ اس کو بچاؤ نہ ہے پیسوان ہے امام زمین کا  
دین نہ عباسی و قاسمی نہ اکبر پیسوان ہے امام زمین کا  
بولی بچاؤ سے بچو وہ دیکھیا ہوں میں تم ہی ایک ویشیا  
نہ دار و درو کے ایڑے سے پیر پیسوان ہے امام زمین کا

فاتح دیکھ کیے عابد یہ بولے ہائے درو کے اہل مہم ہے  
کو پیسوان کر دیتا کر سر پیسوان ہے امام زمین کا  
فاتح اگر روئے زینبیدہ کی کیوں نہ دوں لالہ غنچا پنی  
جیل رہا ہے سر دل پہ نشتر پیسوان ہے امام زمین کا  
نہ قاسم  
کونسی تھیں زینبیدہ ہے سردار کا پیسوان  
ہم قیدی اہل سبط پیڑ کا پیسوان  
ایسی تھیں دن ملا جس کو ہزار حیف  
جس نے قیدی کو خیر کا پیسوان

بر جھپی جو کھاکے سینہ پر رن میں ہوا شہید  
 ہے آج اس شہید پیر کا بیسوان  
 مٹا جو جھکو دودھ و دوانی فاقہ  
 ہے آج علی اصغر کا بیسوان  
 اسے لوگو آج ہے علی اکبر کا  
 ناشاد نامراد جو دنیا سے اٹھ گیا  
 افسوس ہے اسی دل شہر کا بیسوان  
 کیونکہ سر کو پیٹوں بصر گرہ و بجا  
 ہے آج ابن قاصع خیر کا بیسوان  
 کیا ڈاکرہ بیان ہو وہ زیب کا مال زار  
 کوئی بھی ہے یہ میرے برادر کا بیسوان

نوح

کو بھی سکینہ کر نہ مرن سے پھرنے پیا سے مل گیا  
 جس دن سے گئے پھر کبھی شہید نہ لگے پائے مل گیا  
 کا تو یقین است در دہ کے شاہ دیند و شوار ہے عینا  
 رخصت پر ظالم نے طانچہ بین لگائے پیا سے مل گیا  
 رونی ہوں تو یہ بے پروا تھا ہو کے بین کیجے ارم میں مل گیا  
 جلا و پیکس کے اس وقت بلائے پیا سے مل گیا  
 کیونکہ جھکو چھڑاتے نہیں اس قید سے اگلے دہر حیدر  
 آج آئے نہ اور آئے نہ عینا علی اکبر اب اسے پائے مل گیا  
 کہیں یہ کسے کا خون کا احوال سنائے پائے مل گیا

مردمان و مومنین قائم بین عیاض میں ہو گئی یہ ساری  
 صدف سے لگی پھوٹن کے جو ٹکڑے آگے پیچھے ماسپا  
 کتنی تھی بچی وا کرہ پیچیر کی عالی سے حق کے فدائی  
 تم لگے پٹی کے اب لکے بلے پیسے ماسپا

اقوال بیتابی جناب لکھیے  
 کہ کہینہ کتنی تھی رو کر چھوڑاؤ آگے تم بیا  
 نین اب بند آتی چھوڑاؤ اس فید فادین  
 نین پیچہ پیچہ سلاؤ آگے تم بیا

مردم بھلے روٹنے کو شمر چکا اب منع کرتا ہے  
 عین ہے مارتا دزدہ بچاؤ آگے تم بیا  
 بدلتی روتی ہوں تصویر میں ہی ہے آرزو دین  
 میں روٹی سے بھاری ہے بھلے آگے تم بیا  
 نین قتلین ہوتی ہے بھلے آگے تم بیا  
 اب اپنے ساتھ ہی بچاؤ بھلے بھلے  
 کہینہ کتنی تھی رو کر چھوڑاؤ آگے تم بیا  
 نین اب بند آتی چھوڑاؤ اس فید فادین  
 نین پیچہ پیچہ سلاؤ آگے تم بیا



صالح خباب سکینہ

سرویش کے کتنی تعین ہی زینب بضر ایجان سکینہ  
 غم گرین زندہ ہے پھر بھی واسے مقدار ایجان سکینہ  
 تھی قید سے چھٹے کی خوشی کو بجان میں پڑیوں قربان سکینہ  
 تو آن بابو کے طین باب سے جا کر اسے چھٹی پیاری سکینہ  
 روکشی تعین غم شرم کی دہشت سے نہ واری چھٹی پیاری سکینہ  
 اب ندین گلہ کے لاکھین کوئی سنگڑا اسے جان سکینہ  
 رخصت پو ظالم نے ملا نہ پتے مارے گویا جان سکینہ  
 صد جیف کہ کیا کیا نہ غم ہو گئے بچھ پدا سے جان سکینہ  
 کیا بین کو دن پسین بیت پو بخاری لے شاہ کی پیاری سکینہ  
 بن پاپ کی بچی کون یا بکس بے پدا سے جان سکینہ

صد سے لگی اد کا ذرا حال تو دیکھو کتنی ہے وہ درد سکینہ  
 بے مہرے تعین میں بھلا آئے گا کیونکر اسے جان سکینہ  
 کیا لگے کے واکرہ زینب کی وہ حالت تھی بخت سکینہ  
 مانے سے غار سے ہوا ویران مرا گھر ایجان سکینہ

نہادت خباب سکینہ  
 شہادت خباب سکینہ  
 مان کتنی تھی رو کر مری نادان سکینہ  
 غم چل بسین دنیا سے بین قربان سکینہ  
 سر پہ لگا سر آ پیا ہے تقسیم کو اٹھو سکینہ  
 سر پہ لگے غم گو دین لو خوان سکینہ

بین دیر سے روتی ہوں جانا ہے پھٹکے  
 کچھ میری خبر ہے بھین تادان سکنیہ  
 صدے گئی دل کھول کے اب باپ کو رو لو  
 گھر دیکھیں گے نہیں تم کو گھیبان سکنیہ  
 زندان سے رہا ہو گئیں اسکی تھی تنہا  
 اسے چاہیے بس کی مری جان سکنیہ  
 افسوس کہ موت آگئی پردیس میں انجھو  
 باد تری غربت پہ ہو قربان سکنیہ  
 اس شہنشاہی میں کس طرح کروں دفن  
 کھینکے غسل و کفن کا نہیں سامان سکنیہ

تاریکی مرقد سے نہ گھبراؤ بی بی  
 تنہائی میں آئندہ گھیبان سکنیہ  
 خدمت کے لیے وا کرہ کو غلامین رکھنا  
 اسے شاہ شہیدان کی دل و جان سکنیہ  
 نہادوت جابا سکنیہ  
 سلوک کہا باؤٹونے کہ اسے واسے سکنیہ  
 تم مرا گھیبین زندہ رہی میں باؤٹے سکنیہ  
 اب خاک سے اٹھ کے توری گود میں آجا  
 باد تری پوشاک بدلو اسے سکنیہ

افسوس کہ موت آگئی پردیس میں بھیج دو  
کس طرح سے اور بھیجے دفنائے سکنیہ  
صدیعت کہ ظالم نے ظلم بھیجے سکنیہ  
اور کانون سے گوہر بھیجے سکنیہ  
بجائی کے لیے روٹی بھین تم سے نہایت  
بجائی کے لیے روٹی بھین تم سے نہایت  
لو فوش ہو کہ ہشکل بنی آئے سکنیہ  
اب اٹھ کے روپیہ کہ میدان سے واری  
اب اٹھ کے روپیہ کہ میدان سے واری  
بین گھنٹوں افسر بھیجے آئے سکنیہ  
دریائے اب آئے بین چا جان تھاے  
اور مشک بھیجے بانی سے بن بھلائے سکنیہ

اب بیدار کرو دو غیب گئے لگ کے مر بجان  
مقتل سے دعا ہے یہی اب روضہ پر اپنے  
خانی سے واکرہ کو ہند سے بلوائے سکینہ

دل کا گیا میرے عین مر گئی بہت حسین  
نہیں ملے اپنا گئی باپ سے جا کر ہی  
کھپوں نہ کروں شہر و چین مر گئی بہت حسین  
تو تھی چین بانو تھی چین مر گئی بہت حسین  
میرے عجب بہت حسین

بی بی کہاں چل بیڑے کو مان رہ گئی  
 کیا کرے ادب پرین مر گئی بنت حسین  
 بولی پہ عاید سے آؤ دفن کا سا ان لاؤ  
 فید میں اسے نور عین مر گئی بنت حسین  
 پاپس کا صدمہ سناٹھ سے پہنچ چکی  
 جان شہر تھیں مر گئی بنت حسین  
 زینب خستہ جگر کہتی تھی سہیل  
 کے کہو سب پرین مر گئی بنت حسین  
 بوسے بصد شورو زین مر گئی بنت حسین

کیا کہوں میں ڈاکڑا رشتے دان اوروں  
 بس بچا تھا شورو زین مر گئی بنت حسین  
 ماتم جناب سکینہ  
 بانٹنے کا قبر سکینہ چو باغخان پھر جاتی ہوں تھان  
 تھائی میں بی بی زارا اندر گھسبان پھر جاتی ہوں زندان  
 تھی یاد بہت باب کی تھوڑی پیاری کر تھی تھیں پیاری  
 کو باب سے نیم اب سو و موجان پھر جاتی ہوں زندان  
 عمو کا بدالی میں جو بیٹیا تھیں اری تم ابوری پیاری  
 بی بی تھیں اب چھائی لگائیں گے چچا جان پھر جاتی ہوں زندان

تم جھوٹ گتین قید تگرے مہجان بڑی بڑا سان  
 بی بی کسلے گھر کے گا زداں کا گنہگار پھر جانی ہوں زندان  
 گھر لانے میں پوسے گا بھیے کون تسلی تبار تو بی بی  
 اگر بونے اضر منہ تم بھی ہوین بجان پھر جانی ہوں زندان  
 کچھ کو خبر ہے کہ پھر بھی بی بی ہے سر پا حالت مضطر  
 اور غائب یار بھی ہے جاگ گریبان پھر جانی ہوں زندان  
 دیکھو تو بہن پیٹ اری ہے سر و سیدہ اسے بانی سکینہ  
 ہو جانی ہے بیٹن ہاں یہ کلمے مہجان پھر جانی ہوں زندان  
 حافظ ہے تری تو کہ ایلہ زدیاری لے شاہ کی پیاری  
 حد سے گئی تار کی بی بی نا پریشان پھر جانی ہوں زندان

اسے ڈاکرہ کہتی تھی بھی زینب لکیر پا حالت تغیر  
 اس بھی حکم تری اندر گنہگار پھر جانی ہوں زندان

نو حرم  
 اللہ جناب سکینہ  
 اور مجھ کو کلمے باہم الوداع  
 اور مجھ کو کشتہ ختم الوداع  
 اسے سکینہ کشتہ زینب پیٹ کر  
 لاش پر کشتی تھی زینب پیٹ کر الوداع  
 دفتر شاہ دو عالم آٹھ کرا  
 روتی ہوں میں سا قہ دو آٹھ کرا  
 اسے شریک رنج و ماتم الوداع

کیونکہ یمنین دینی ہوئے و اری عذاب  
 روتی ہوں میں لکھے ہر دم الوداع  
 کان مگر کر کے پچہ زخمی ہوئے  
 اے اری تا شاہد و پند غم الوداع  
 گریں پیش کھاکے میت پد بہن  
 گریں نہ اے پند غم الوداع  
 گریں نہ اے پند غم الوداع  
 گریں نہ اے پند غم الوداع  
 گریں نہ اے پند غم الوداع

نو حاتم  
 حکیم

قبروں پر زینب نے کمالے قافلے والو چلو  
 اب کوچ کا سامان ہوا اے قافلے والو چلو  
 اے بھائی جان اعجاز سے کدو برک جان بازے  
 سب سہ چلے جو رو دھجا اے قافلے والو چلو  
 آئی تھی کس سامان سے جانی ہوں لبس شان سے  
 سر پہ کالی اک رد اے قافلے والو چلو  
 ابن حنین بھی ساتھ ہوں عباس بھی ایسا ہوں  
 کینہ رہا ہو کر چلا اے قافلے والو چلو  
 چلے ہوئے سے پھر لو گھر چلے کے اپنے یکسو  
 حابہ سوئے یزب چلا اے قافلے والو چلو

قیرون میں مل جل بھی ٹہری کیا سخت تھی مٹی گھری  
 تھی زینب جب صد اے قافلے والو چلو  
 اے خاگرہ شہر کی تربت سے آئی ندا  
 خواہز دور و کر صد اے قافلے والو چلو

تو چلے  
 بانو کا یہ نوع تھا کہ آجیاؤ سکنین  
 صورت بھیجے پھر جائد سی دکھلاؤ سکنین  
 حاکم نے دیا حکم کہ ہائی کا میں قریان  
 جاتی ہوں میں رخصت کیجئے کہ جیاؤ سکنین

کوٹا ہوا اسباب ملا پھر کے مریجان  
 بند سے ملے خوش ہو کے بہن جیاؤ سکنین  
 سامان کر دو چالیسویں کا سیٹا بنی کے  
 سائیا کی تندر آن کے دلو او سکنین  
 پیا پیا کے ماتم کا لباس آجیاؤ سکنین  
 شہر پہر کے عزائم کے بہن جیاؤ سکنین  
 ملبوس عزائم کے پہنچو او سکنین  
 صفت ماتم شہر کی پہنچو او سکنین  
 ارستہ تھیلین دھونڈھتی پھرتی ہوں میں بیابی  
 چھاتی سے مری آن کے لبت جیاؤ سکنین

صدقے گئی آمان کو بھی پاس نہ چلاو  
 وقت میں نہ اپنی جگہ رو او سکتی  
 میں جاتی ہوں شرب کو یہ دلیں  
 ویدار بھی آخری دکھلاو سکتی  
 جو ٹھہرے فاحشہ صغیر تو کون کیا  
 کھجور کا پتہ کو بٹلاو سکتی  
 ہر دور میں ذکرہ کا جلد ہو صحت  
 فانی سے دعا اب بھی فرماو سکتی

نوحیلم

بنا مزار ہے اسی ششہ دہن کا آج  
 مدت کے بعد پھوٹ کے آئے ہیں الہیت  
 ہوتا ہے فائدہ شہ گلی پیر ہن کا آج  
 زینب یہ بولی لوگ بھیجے کہنے باوقا  
 اوتا ہو ساتھ فائدہ بھائی بن کا آج  
 کہنی ہاتھ با تو دو دھپہ دوا کا آج  
 کہنی ہے میرے اصغر خنجر دہن کا آج  
 بیسائے نامراد کہا اور گریڈی  
 قد بنا جو اکبر ششہ دہن کا آج







[illegible]

جب کہ عابد نے رونا کرنا شروع کیا تو اس نے فرمایا کہ اے میرے بچے شہزادہ ناصر خدا حافظ و ناصر خدا جانی ہوں ناچار دلبر الوداع قاضی صغرا کو دو گے کچھ پیام

جواب  
 وادی جی میں یہ سطورہ  
 غل میں نہیں اور سو سب کچھ اٹا کر آئی ہے زینہ میں  
 جا بجا دروزن میں ہے جو بھارت کر آئی ہے زینہ میں

ہر طرف اکٹا داسی ہے چھائی کدیتی سر پہ نہر آگی جانی  
 آج ہوتا ہے قریبی کاٹ کر آئی ہے زینب وطن میں  
 ہون نہ قائم نہ عیاشی اگر ہو گئے کبکے سببین یہ سر  
 کٹ گیا باغ سیلابی کاٹ کر آئی ہے زینب وطن میں  
 جس کے صفحہ کو کیا کھٹکھاؤں چھپے شہر کو کیا میں تیاؤں  
 زبان پر زینب کے تو حالت کر آئی ہے زینب وطن میں  
 کی قربت پر زینب ہی ہے قریب تر آگی لب لباب ہی ہے  
 ہر قریب میں اس شہر کی بات کر آئی ہے زینب وطن میں  
 کوئی صفحہ کو کیا کھٹکھاؤں چھپے شہر کو کیا میں تیاؤں  
 ہر قریب میں اس شہر کی بات کر آئی ہے زینب وطن میں

واکرہ شہر کے زینب کا نوحہ آں شہر میں تھا خضر پہا  
 پیش کر سر رک تھا یہ کہانت آئی ہے زینب وطن میں  
 احوال ابھی بدینہ منورہ  
 عابد جو وطن میں گئے صفحہ نے کیا کیوں آئے نہ پایا  
 لے جانی کچھ احوال تو بتلاؤ غدار کیوں آئے نہ پایا  
 صورت بھی یہی دیکھیں کہ بابت سے ملو گی چھاتی سے لگو گی  
 ایسے ہی تو ہی ہے بولو غدار کیوں آئے نہ پایا  
 اسے بھائی یا بھائی ملو تو کچھ نفیہ دشت سے ہی دیکھو  
 صفحہ کی صفحہ کو کیا کھٹکھاؤں چھپے شہر کو کیا میں تیاؤں

قاسم بن ناکبر بن عیاض دلاور اسکے واسے مقدر  
 جو بوجھتی میں اُن سے کہ بتلاؤ خدا اک یوں کئے نہایا  
 امان میں کہاں اُن سے میں بچھو گئی مگر حال شہ صفدا  
 کیسے کہ تو بتلاؤ سبیلہ سکا خدا اک یوں کئے نہایا  
 کیوں مگر میں نہ بچر کئے شہنشاہ مدنی شوق اوتا ہے سینہ  
 زندہ یان کہ مار سکے بتلاؤ خدا اک یوں کئے نہایا  
 سند شہ والاک یو سنساق میں ہی ہے مگرے راجی ہے  
 زندہ نہیں ہنکی میں بتلاؤ خدا اک یوں کئے نہایا  
 اسے ڈاکرہ صغرا کا بیان ملے حکم سب سے بھگے بھگت  
 جب دور و کے وہ کشتی تھی بتلاؤ خدا اک یوں کئے نہایا

۱۳۷  
زینب نے کہا فاطمہ صغیرا سے یہ دو کر کے فاطمہ صغیرا  
سب مر گئے باقی بچہ فقیر عابد مصطفا فاطمہ صغیرا  
اکبر بھی گئے غلام کو قتل بھی سوا رکھتے۔ قاسم کے لئے  
ادعون و بھیجی سدا رکھتے سوئے کوئلے فاطمہ صغیرا  
سلم کے بھیجی زینب کو کہ اسے فاطمہ صغیرا  
عجائب کے زلف کو شاکو کو کہ اسے فاطمہ صغیرا  
چو پیلی پر کا دھیان آتا ہے جسم کھٹکا ہے مراد م  
تہائی پر کوئی نہ بھامو من پاوار اسے فاطمہ صغیرا  
جب قبل اس کے کوئی نہ بھامو من پاوار اسے فاطمہ صغیرا  
کجا کو پیلی پر کا دھیان آتا ہے جسم کھٹکا ہے مراد م  
تہائی پر کوئی نہ بھامو من پاوار اسے فاطمہ صغیرا

سید آیت کو لوٹ لیا مگر بھی جلایا افسوس کی کیا جا  
چھینے کے کاٹوں سے سکینے کے بھی گواہ سے قاطع صغرا  
کھڑکی کیا زلزل گیا اور نشہ کا کاسرا قصہ مخمر  
برباد ہوا فاطمہ زہرا کا بھر گھر اسے فاطمہ صغرا  
ہم سب کو شکاروں نے رشتی میں جا کر کیا مقصد چاد  
کو ذہن پھر آیا سر بازار کھٹے سرے فاطمہ صغرا  
صوت علی اختر کو ہوا اور دور مرض کی کہہ جا کر اور و  
خان سے دعا کیجئے از بہرہ پیر اسے فاطمہ صغرا

۹۴  
 دفع طاعون  
 بہ وقت آمد حضرت عثمانؓ لاوارز ہوا  
 طاعون سے ہم سب کو بچا لیجے اگر ازہر  
 شہید علیؓ کے ہوئے طاعون کا وقت  
 ان سب کو بچا لیجے زیادہ مقرر ازہر  
 کرتے ہیں عثمانؓ علیؓ کے چھڑا دیجے کا صدقہ  
 ان سب کو اس آفت سے بچا دیجے  
 ہوا وسط پیچیدہ زہر ازہر  
 ہوا علیلاد و سب سے حضرت پیچیدہ زہر  
 عباسؓ علیلاد زہر کیس میں تمام لوگوں کے  
 بیماری ملک کو بڑا دیجے اگر ازہر

<p>اوقات سے کچا جیسے ہے اکبر و اصغر از ہر سکنیہ          اودھ میں طاعون نے قاسم و نیشان میں سخت نشان</p>	<p>جہ عرض کی ذکرہ کی آپ سے اسم شہزادہ عالم          ہونو وہ یہ مقبول ہے رفیق اکبر از ہر سکنیہ</p>
<p>قطعہ تاریخ طبع از نتیجہ فکر زبدۃ الشعرا سخن سنج سخن گو          جناب سید بندہ رضا صاحب المتخلص بآرزو بلگرامی          سلمہ اللہ اسامی</p>	
<p>آرزو وہ چھپی نفیس بیاض          سر عاصد کو کاٹ کر لکھو</p>	<p>جس کا مشتاق ایک عالم ہے          بے بہا یہ بیاض ماتم ہے</p>
<hr/>	

قطعہ تاریخ طبع از عالیجناب علی القالی ابید بہادر حسین خاٹھاب  
نیشاپوری المتخلص بحکم مدظلہ

جب یہ بیاض نکلی مطبع سے طبع ہو کر | بولین جنان کی عورین سب فتنائیں

ہاتف پکار آیا سب مجلسوں میں انجم | نوے یہ ذکرہ کے مقبول اولیاہیں

قطعہ تاریخ طبع از نتیجہ فکر شاعر سخن سنخ و مخور سید کاظم حسین صاحب محشر لکھنوی مدظلہ

چھپے کیا خوب درد انگیز نوے | کہ جنکو سنے دل اندوہیں ہے  
بیاض نور کیسے ہر ورق کو | یہ صفحے حور کی گویا جبین ہے  
تمام اشعار ہیں طغرائے بخشش | کشادہ باب فردوس بریں ہے  
جزا دینا حسد یا ذکرہ گو | جو شیدائے امیر المؤمنین ہے

یہ سال طبع اسے محشر کھو تم | کلام ذکرہ مقصود دین ہے

قطعہ تاریخ طبع از نتیجہ فکر شاعر ذی فنون منشی نادر حسین صاحب جنون لکھنوی مدظلہ

ہوئی شائے بیاض ذکرہ جب بے جنون چھپے | مذامین ہوا نون کا اسکے ہر طرف چرچا  
عجب جن فصاحت پر عجب لطف سزا ست ہو | سنا جسے ہوا بے دیکھے اسکا واروشیدا  
نہیں اس باب میں تیری خوشی ملتا بھی | تجھے بھی چاہیے کچھ نہ کچھ اسوقت تو کہنا

اگر تاریخ کہنا بے سر اندیشہ ہے بجلو | بیاض لا جواب ماتم ہلے دل کیون نہیں کہنا



تستنهان تترتیه تترتیه تترتیه  
تترتیه تترتیه تترتیه تترتیه

تستنهان تترتیه تترتیه تترتیه  
تترتیه تترتیه تترتیه تترتیه  
تستنهان تترتیه تترتیه تترتیه  
تترتیه تترتیه تترتیه تترتیه  
تستنهان تترتیه تترتیه تترتیه  
تترتیه تترتیه تترتیه تترتیه  
تستنهان تترتیه تترتیه تترتیه  
تترتیه تترتیه تترتیه تترتیه  
تستنهان تترتیه تترتیه تترتیه  
تترتیه تترتیه تترتیه تترتیه

تترتیه تترتیه تترتیه تترتیه  
تترتیه تترتیه تترتیه تترتیه